88485-دھاگے سے بنی ہوئی چوڑیاں پہننے کا حکم

سوال

نوجوان لڑکیوں میں آج کل رنگ برنگے دھاگے سے بنی ہوئی چوڑیاں اور کڑے بہت معروف ہیں، اور اس کے متعلق چھوٹے چھوٹے کتابچے بھی ملتے ہیں جو انہیں بنانے اور پہننے کے طریقے بیان کرتے ہیں، لڑکیاں زینت کے لیے پہنتی ہیں، سوال یہ ہے کہ :

1–آیا یہ اس ممنوعہ دھاگہ میں تو شامل نہیں جسے پہننے کی نہی آئی ہے ؟

2–اگر یہ نقصان دور کرنے کے لیے نہ بھی پہنے جائیں تو کیا پھر بھی مشرکوں سے مشابہت میں داخل ہوتے ہیں ؟

3–کیا برائی کو روکنے کے لیے مقصد معتبر ہے. ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اس قسم کے کڑے اور چوڑیوں میں اصل تو اباحت اور جواز ہی ہے، کیونکہ عورت اس سے زینت حاصل کرتی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے بغیر کسی دلیل شرعی کے زینت حرام کرنے والے کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے :

﴿آپ کہہ دیں کے اللہ تعالی کے پیدا کیے ہوئے اسباب زینت کو، جنھیں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے، اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز خالصتا اہل ایمان کے لیے ہونگی اور دنیاوی زندگی میں بھی مومنوں کے لیے ہیں، ہم اسی طرح تمام آیات کو سمجھ داروں کے لیے صاف صاف بیان کرتے ہیں﴾الاعراف (32).

چنانچہ زینت میں سے کچھ بھی بغیر دلیل شرعی کے حرام نہیں کیا جاسکتا، صرف وہی حرام ہوگی جس کی حرمت میں شرعی دلیل مل جائے، اور جب کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں تو وہ حلال ہے.

دوم :

رہا مسئلہ ان کڑوں اور چوڑیوں کا
دھاگہ پہننے کے حکم میں داخل ہونے کا تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ :

تو دھاگہ پہننے کی ممانعت اور نہی سے
مراد یہ ہے کہ جو شخص نظر بد سے بچنے، یا کسی بیماری کو دور کرنے کے لیے پہنے، اس میں یہ ثابت نہیں کہ دھاگہ اس بیماری سے حصول شفا کا سبب ہے، لیکن زینت و خوبصورتی کے لیے پہننا اس ممانعت اور نہی میں داخل نہیں ہوتا.

اگر تو یہ دھاگے کسی بیماری کو دور
کرنے، یا نظر بد سے بچنے کے لیے پہنے جائیں تو یہ حرام ہیں، اور عورت کو اسے پہننے سے روکا جائیگا، چاہے وہ اس حرام مقصد کا قصد نہ بھی کرے، بلکہ اس نے مباح مثلا زینت کا قصد کیا ہو، اس لیے کہ یہ اس وقت ان سے مشابہت اختیار کر جائیگی، اور اپنے آپ کو لوگوں کے قیل وقال کے لیے پیش کریگی، کہ لوگ یہ گمان کرینگے کہ اس نے بھی اس حرام مقصد اور غرض کے لیے پہن رکھا ہے، اور پھر اس میں اس سے بھی بڑی خرابی یہ ہو گی کہ دوسری عورتیں بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے پہنیں گی اور خاص کر جب وہ عورت دوسروں کے لیے قدوہ اور نمونہ ہو.

اور رہا اہل شرک سے مشابہت کا مسئلہ
تو یہ محل نظر ہے : اس میں دیکھا جائیگا کہ اگر تو یہ چیز ان کے خصائص اور شعار و علامت میں شامل ہوتا ہو تو پھر اسے پہننا حرام ہے، کیونکہ شریعت میں یہ بات مقرر شدہ ہے کہ اللہ تعالی کے دشمنوں سے مشابہت اخیتار کرنا حرام ہے، اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت
اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

اسے ابوداود نے روایت کیا ہے، اور
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ اس میں
کفار سے مشابہت ہے تو اسے پہننا حرام ہو گا، اگرچہ اسے پہننے والے کا مقصد کفار سے مشابہت نہ بھی ہو، کیونکہ لباس اور شکل وشباہت اور ہیئت میں کفار کی مشابہت ہوتی

ہے، چاہے پہننے والے نے مشابہت کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو، جیسا کہ شیخ محمد بن
عثیمین رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "القول المفید" (203/3).

رہا مسئلہ برائی کو روکنے کے لیے
مقصد معتبر ہونے کا : ت واس کے متعلق عرض ہے کہ : جس کے متعلق ثابت ہو جائے کہ وہ
شرعا برائی ہے تو اسے روکنا واجب ہے، اور اسے سرانجام دینے والے کا مقصد معتبر نہیں
ہوگا، کیونکہ اچھی اور بہتر نیت برائی کو نیکی نہیں بنا سکتی، لہذا برائی اور منکر
کو اگر کوئی شخص اچھی نیت کے ساتھ کرے تو وہ برائی ہی رہے گی.

لیکن نیت چاہے وہ بری ہو یا اچھی
مباح اشیاء کو عبادات یا معاصی میں تبدیل کر دیتی ہے، چنانچہ جس شخص نے کھانا اس
نیت سے کھایا کہ وہ اس سے عبادت اور اطاعت کرنے کے لیے تقویت حاصل کرنا چاہتا ہے،
تو یہ اطاعت و عبادت بن جائیگا، اور اگر اس نے نیت کی کہ وہ لوگوں پر ظلم و ستم اور
فجور کے لیے تقویت حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ معصیت ہے.

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ :

یہ ہار اور کڑے اور چوڑیاں وغیرہ اگر
تو نظر بد یا جن وغیرہ سے بچنے کے لیے، یا پھر نصیب بر لانے کے لیے پہنے جائیں تو ان
کا پہننا حرام ہو گا.

اور اسی طرح اگر یہ کفار کی خصوصیت
اور ان کے لباس میں شامل ہو تو بھی حرام ہے، اس میں پہننے والی کی نیت معتبر نہیں
ہوگی، کہ آیا اس نے نظر بد سے بچنے کی نیت کی ہے یا نہیں؟ یا اس نے کفار سے
مشابہت کی نیت کی ہے یا نہیں؟

لیکن اگر اس نے نظر بد سے بچنے کے
لیے نہیں پہنے، اور نہ ہی اس میں کفار سے مشابہت ہوتی ہے، اور اسے پہننے والی کا
مقصد زینت و خوبصورتی ہے تو یہ مباح ہے.

واللہ اعلم.